

سید عبداللہ لاہوری ابن سید عبدالخالق بھاکری از سادات عظام و مشائخ کرام
سلسلہ قادریہ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ بود تمام عمر شریعت خود در تعلیم و تدریس فقہ و حدیث و
تفسیر بسر برده و سائلی را از در فیض مظهر خور و نگذردہ در سال نہصد و چهل و سہ ہجری رحلت
فرمودہ بلاہور و در جوار مزار سید جان محمد مدفون گشت

ملا عبداللہ سلطان پوری از قوم انصار آبائے او در سلطان پور سکونت اختیار
کرده بودند از قول علماء زمان و یگانہ دوران بود خصوصاً در علم فقہ و تعلیمات گوی سبقت
بر بودہ در عربیت و اصول و فقہ و تاریخ و سایر تعلیمات تصانیف لائقہ و
مائتہ دارد از آن جمله کتاب عہدۃ الانبیاء و شرح شمائل النبی صلعم مشہور اندازہ ہمایون بادشاہ
پر خدم الملک و شیخ الاسلام مخاطب شدہ در ترویج شریعت غرہا ہمیشہ سعی بلیغ می نمود
سنی متعصب بود تا اینکه در فرستادہ روضۃ الاحباب را میبگفت کہ امیر جمال الدین محمد طہیت
وزین باب مولوی عبدالقادر بدایونی با او مکالمہ کرده کہ تفصیلش در منتخب التواریخ مذکور
است ملا موصوف در عہد اکبر شاہ آن چنان متمول شد کہ بعد فوتش سہ کرونا از خانہ او بر آمدہ
و سہ ہجده و کالت دیوان خانہ عالی سرفراز بود در سال نہصد و نو ہجری بوقت انقراض
انکہ منظرہ و صاحب کباب گجرات رحلت کرد سلطان پور از حضانات لاہور است

مولوی عبداللہ سندیلی ابن سید زین العابدین مخدوم زادہ قصبہ سندیلہ شاگرد مولوی
عبداللہ سندیلی و مرید شاہ عبدالہاسط ایٹھوی بود و اجازت خاندان چشت از شاہ قدرت اللہ
قدوسی ہنسی پوری حاصل نموده در علوم ظاہری و باطنی مہارت کامل داشت بروز پنجشنبہ
بعد نماز عصر و بروز جمعہ وقت نماز جمعہ حالت مجذوبانہ بروی طاری مے شد سوے
این دور و در بقیہ ایام سالکانہ بسری بروزارش در مقابر بلغ امرہ قصبہ سندیلہ است
عبداللہ شطاری ابن شیخ ہلول سندیلی دشمن متصوف صاحب تصانیف
ایق بود کتاب سراج السالکین انیس المسافرن و اسرار الدعوات و کنز الاسرار و اشکال الشطاریہ
و شرح رسالہ غوثیہ وغیرہ از تصانیف اوست واقع بہست و سوم جمادی الاول سن ہزار
و ہجری در بلدہ اگرہ رحلت فرمود رضی اللہ عنہ

شیخ عبد اللہ بدایونی از نواحی سامانہ کہ مسکن آبا و اجداد سے بود بجانب وہلی سفر اختیار
 کردہ بقرأت قرآن و طلب علم مشغول شدہ بالآخر جمعی از علماء نامدار و مشائخ گیارہادہ یافتہ
 از محول دانشمندان عهد گشت دست ارادت بشیخ عبد الباقی چشتی بدایونی روح اللہ روح دادہ
 و نیز بخدمت شیخ صفی قدس سرہ پیوستہ تکمیل رسیدہ و نعمت علم ظاہر از اکثر بقدر ایان وقت
 خویش یافت خصوصاً از شیخ لادن دہلوی و سید جلال بدایونی و بعد وفات سید جلال
 قائم مقام او شدہ سالہا در بدایون مدرس افتادہ فرمود و خیلے از دانشمندان نامی از دامن او برخا
 و بروش سلف اشیای ضروری و ما یحتاج از بازار خانہ خود برداشتہ سے آورد و در اثنای
 راہ جماع طلبہ را سبق نیز سے فرمود ہر چند طلبہ منع تصدیع سے نمودند و می گفتند کہ این خدمت
 مایان بجا آریم قبول نمی داشت و با وجود اجازت از بزرگواران معیدہ شغلی و مریدی نبود بلکہ
 احتراز تمام از ان وادی داشت ملا عبد القادر بدایونی شرح صحایف در علوم کلام و تحقیق در علم
 اصول فقہ بخدمت سے استفادہ نمودہ سے و در نقب التواریخ سے نویسد کہ سترشندان
 افکالات دقیق فی آوردند ہرگز ندیدم کہ او را در افتادہ و افتادہ وصل آن بابحاث شریفہ و نکات
 غامضہ احتیاج بمطالعہ کتب افتادہ ہاشمانا نگذیرد جمیع نظریات پیش او بدہی بودند بالجملہ تا سن

نود سالگی زندہ بود تاریخ وفاتش جاسے نظر مؤلف نرسید

مولوی حافظ عبد اللہ بلگرامی مخفی مذہب قادری مشرب ابن سید آل حمود سلی
 بلگرامی بتاریخ بست و یکم جمادی الاول سال دوازده صد و چهل و شست ہجری بقصبہ بلگرام لاد
 یافتہ سلسلہ نسبش بحضرت زید بن زین العابدین بن سیدنا حسین بن سیدنا علی کریم اللہ
 وجہ سے پیوند در بعضی بزرگانش از مدینہ منورہ بشہر واسط آمدہ رخت اقامت انداختند
 و از اولاد انجادش سید محمد صفری در سال ششصد و چہار و ہجری بقصبہ بلگرام کہ سابقان
 نامش سر سے نکلو و آمدہ موطن گشت و از چند قبائل متفرع و نشعب شدند انا جملہ پنج بیٹا
 یعنی اولاد برادران پنجگانہ اند بہان قبیلہ پنج بیٹا صاحب ترجمہ منسوب است بالجملہ مولوی
 عبد اللہ عمر دوازده سالگی بعد ختم قرآن مجید و کتب مردجہ فارسی از وطن خود بہراہی والد ماجد نزد
 خال خود سید فرزند حسین عرف کہو سے میان بکا پیور آمدہ تحصیل کتب عربیہ معروف شدہ

در ضمن آن از حفظ قرآن مجید فراغت یافت کتب صرف و نحو و مختصرات منطق بخدمت بعض
 ملائکہ جناب مولانا محمد سلامت افتد بایونی کا پوری خواندہ بعد از قطبی تا شرح سلم حمد اللہ
 خاص بخدمت معزز الیہ اکتساب نموده و بقیہ کتب منطق و فلسفہ و قصائد عربیہ بخدمت
 مولانا فضل حق خیر آبادی بمقام رامپور و لکھنؤ استفادہ کر و نان بعد دیگر کتب درسیہ فقہ و حدیث
 و تفسیر و غیرہ بریاست الہد از مولوی نور الحسن کاندہلی کہ در معقولات تلمیذ مولانا فضل حق
 خیر آبادی و در حدیث شاگرد مولانا محمد اسحاق و بلوی بودند با تمام رسانیدہ بکا پور معاودت
 نموده باز بخدمت مولانا محمد سلامت افتد مرحوم بیضاوی شریف خواندہ بگاہ شوال سال دوازده
 صد و ہفتاد و شش ہجری بسند فراغ حاصل فرمود و نیز از سید احمد و حلان مفتی شافعیہ و مدرس
 مسجد بیت افتد المرام سند فقہ و حدیث و تفسیر یافتہ و بخدمت حافظ عبد العزیز و بلوی فلیفہ سید شاہ
 آل محمد مارہروی عرف ایچے میان صاحب بسلسلہ قادریہ شرفند بیعت شدہ و سند خلافت یافتہ
 بمصوب مدنی مدرسہ عربیہ بنارس و در سرکار انگریزی حواشیہ داشت تصانیف را لکھ یادگار
 گناشتہ بتاریخ یکم رمضان روز یکشنبہ سال سیزده صد و پنجاہ ہجری از دارقانی بعالم جاودا سفر
 رحلت فرمود شاعری تاریخ زوش چنین یافتہ قطعہ نکو سیرت جو عبد اللہ حافظہ سوی ملک تقا
 ناگاہ رفتہ با سال رحلتش ہاتفت نماوا و بیعت پاک عبد اللہ رفتہ تصانیف مفہ رسالہ عین اللقاوہ
 فی کشف الاحنافہ در بیان اطہانت با عمالہ ہاویہ در حرمت شطرنج و گنجینہ و غیرہ با حاشیہ ہاویہ فقہ
 از کتاب البیوع تا کتاب الشفوعہ با تحفہ علیہ حاشیہ ہدیہ سعیدیہ در علم حکمت طبعی بہ فیض فارسی
 در قواعد فارسی بہ تشریح النوعی و قواعد نحو بزبان اردو کہ در حلدہ آن از سرکار انگریزی و مدرسہ
 روپیہ عطا شدہ فیض الصرف قواعد صرف عربی بزبان اردو و دفتر عصمت تذکرہ زنان
 شاعرات بہ تشریح الانشار بہ شاہد نظم شرح گلہ ستہ دانش و حل غوامض شرح اشعار اردو
 علاوہ آن رسائل بر نفوس و ہاویہ و قصاید و مکاتیب عربیہ و قطعات توارخ عربیہ و
 فارسی از ایشان یادگار اند۔

مولوی عبد اللہ اعلیٰ فرنگی علیٰ خلف اکبر بلا عبد العلیٰ بحر العلوم بن ملا نظام الدین بن ملا
 قطب الدین الشہید السہالوی تحصیل کتب درسیہ بخدمت پیر بزرگوار خود نموده چندویسے

اشتغال بتدریس داشت در مدراس بیمار شد که یاس از حیات او دو و او از والد خود خصیت
 وطن خواست هر چند والد ماجد شان مانع شد که درین بیماری مسافرت بعید و چگونگی خواهد
 از راه خود باز آمد خصیت شده روانه کهنه گردید و در اثنای راه در سال دو و از ده صد و
 هفت هجری وفات یافته شاعری تاریخ فوئش چنین گفته ۵۰ زمین جهان رفت چو عبدالاعلی
 یافت در خلد مقام اعلیٰ بدست و شتم نده شعبان بود در حلت از عالم اجسام نموده گفت
 تاریخ وفاتش رضوان بگرد آرا که خود بخنان بـ

مولوی عبدالاعلیٰ بنارسی ابن حاجی شاه کریم الله الصدیق النقیبندی از نواح فارس
 زمانیه آمده در بنارس سکونت پذیر شد صاحب ترجمه علیه الرحمه بسال دو و از ده صد و چهار هجری
 ولادت یافته علوم ظاهریه متعارفه از والد ماجد خود و نیز علمای عصر تحصیل فرموده فائق الاقران
 گشت و علم باطن از والد خود شاه کریم الله تعلیم و تکمیل یافته بدرس و افتاده طلبه شافل کافع و
 صاحب درج و تقوی بود کتاب هدایه المسلمین و تهذیب المنطق منظوم فارسی و غیره از تصانیف
 وی یادگار اند بمقام بنارس در مدرسه موسوم به جی نرائن کل پنج بعد از مدرس اول عربی ممتاز بود
 ازان مستغنی شده و عبادت الهی اوقات شریفش صرف می نمود که در سال دو و از ده صد و
 هفتاد و چهار هجری بمریفتن و سالگی ازین جهان فانی بعالم جاودانی شتافت در قاطان بارغ
 شاهزادگان بنارس مدفون گردید روح الله در جلال استی

سید عبدالاول دریدپوری بن علاء العسینی آبا و اجداد از زید پور بوده اند که منصب اسیب
 از مضائق جوینور بعد از ان بولایت دکن رفتند و لاوتش بهمدران جا شد و همانجا تحصیل
 علوم نمود اداوت به بعضی انا و اولاد سید محمد گیسو در از داشت جامع جمیع علوم عقلی و نقلی در سعی و
 حقیقی بود در اکثر علوم تصنیفات دار و فیض الهامی شرح مجمع بخاری رساله فرائض منظوم رساله
 فارسی در تحقیق نفس و تنقیح کتاب سفر السعاده از تصانیف و مے مشهور اند و علاوه آن
 بر اکثر کتب حواشی و شروح و تعلیقات دارد در آخر عمر بطلب خانخانان محمد میر معان بدلی آمده

در سال نهصد و شصت و هشت هجری بر حمت حق بموت

خواجہ عبدالباقی باقی بابتدوی نقشبندی امام وقت و مقتدای زمان جامع کمال است

ظاہر و باطن زاہد متقی متصف بخصائل حمیدہ مخزن سجایای پسندیدہ بود و اہل انکابل بسمرقند
 قدم آورده و بعد تحصیل علوم فقہ و حدیث و تفسیر و غیرہ دست ارادت بخواجہ محمد انکلی خلیفہ خواجہ
 مددیش نمودارہ مریدی شد و بعد تکمیل کمالات باطن خرقہ خلافت یافتہ رونق افروز و بی گشت
 و بدس و تلقین خلاق بسرے بر روی رحمۃ اللہ علیہ نہایت کرم گو و کم خور و کم خواب بود بعد از
 عشا تا نماز تہجد روزانہ دو مرتبہ قرآن شریف ختم نمودی از اجلہ خلفائے دی مولانا شیخ احمد
 سرہندی مجدد الف ثانی است بست و پنجم جمادی الاخری سال یکہزار و دوازده ہجری بدیہ حلیت
 فرمودہ متصل قدم رسول بہ محلہ کجشک گیران مد فون شد

مولوی عبد الباسط بن مولوی رستم علی کنوجی در حدیث و تفسیر و اصول و فروع
 بطریق داشت تفسیر ذوالفقار خانی سے داشت کہ کلیل از اتمام تفسیر عرش در سال دوازده صد
 بست و سہ ہجری تمام شد بجز از رحمت حق پیوست غفر اللہ لہ رسالہ عجیب البیان سے
 علوم القرآن ہم از تصنیفات اوست

مولوی عبد الباسط زرنگی محلی ابن مولوی عبدالرزاق بن مولوی جمال الدین احمد کتب
 در سہ خدمت والد خود خواندہ فارغ تحصیل گشتہ خط قرآن مجید نمود جوان صالح و عابد بود سلسلہ
 بہت بمولوی عبدالوالی داشتہ بسرکار نواب نظام حیدرآباد شاہرہ چار صد روپیہ ملازم شدہ
 بتاریخ بست دوم ذیحجہ سال دوازده صد و نو و پنج ہجری در عین شہاب بہ گلگشت
 رضوان خرامید رحمہ اللہ تعالیٰ

مولوی عبد الجامع زرنگی محلی ابن مولوی محمد نافع بن مولانا عبد العلی بکرا العلوم تحصیل
 کتب در سہ نمودہ بگلو جبے معاشی صورت درس بطور نرسیدہ بہ حیدرآباد کن رفتہ
 در انجا بتاریخ بست دوم شوال دوازده صد و ہفتاد و دو ہجری وفات یافتہ بہ پہلو سے
 قبر مولوی محمد غفصفر مد فون شد

مولوی شیخ عبد کلیل سنہیلی ابن حافظ نواز علی بن شارت علی باہ ذیحجہ سال
 دوازده صد و ہفتاد و سہ ہجری متولد شدہ اولاً قرآن مجید حفظ کردہ مختصرات صرف و نحو مجید
 علامہ ماجد خود گذرا بندہ خدمت مولوی حافظ شوکت علی سنہیلی و مولوی سید محمد علی

ذکر ہی مولوی محمد کمال عظیم آبادی مولوی حکیم عبدالحمید عظیم آبادی مولوی مقیم الدین ساکن
 کوٹ مہر متعلقہ دیرہ اسماعیل خان حکیم عبدالعلی لکنوی تکمیل علوم درسیہ نموده فی الحال مدرس
 مدرسہ شوکت الاسلام سندیلہ انداز ایام تحصیل تا انوقت اشتغال بتدریس طلبہ دارند رسالہ
 ہدایۃ الکبریٰ لا اتعال الدوار من درجۃ الی الاخری و رسالہ البرق الخاطف فی علوم النبض و
 المعارف و رسالہ الشہاب الثاقب علی منکری ردیۃ اللہ الواجب التالیف و سب اشہر
 سلمہ اللہ تعالیٰ و و کوی نسبت بہ دو کہ و آن تعصب ایست از مضامین جائد شو کہ
 مدرسہ ایست کما از مولوی حافظ محمد شوکت علی رئیس سندیلہ بنا فرمودہ در کثیر باعدا
 اساتذہ و طلبہ صرف سے فرمایند براہ اللہ خیرا

سید عبدالجلیل بلگرامی ابن میا محمد حسینی واسطی ولادتش بتاریخ سنہ دوم شمال سن یکتر
 و ہفتاد و یک ہجری و بلگرام وقوع یافتہ اخذ علوم عقلی و نقلی از مولانا غلام نقشبند لکنوی کردہ
 فائق الامثال و الاقران گردید و سند حدیث از سید مبارک محدث بلگرامی شاگرد شیخ نور الحق
 حاصل نمودہ و تفسیر و حدیث و تاریخ و لغت و ادب و شعر گوئی سادگی و بہ زبان عربی و فارسی
 و ترکی و ہندی طلاقتی وافر داشت و بہر زبان تصنیفی رقیق و تالیفی انیق از یادگار اند از احمد
 اورنگ زیب تازمان فرخ سیرادشاہان دہلی بچندہ بخشگری و سوغ نگاری باغ از تمام بسودہ
 ہر گاہ در سن پانزدہ صد و یازدہ ہجری اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ قلعہ ستار فتح نمود و سید عبدالجلیل
 وریک شب یازدہ قطعہ تواریخ آن فتح نظم نمودہ رسالہ موسومہ گلزار فتح شاہ ہندو طوی نامہ
 فی زندگی شاہ عالمگیر ترتیب دادہ بحضور شاہ گذرانیدہ مورد الطاف خردانہ شد و طرف دیگر
 از ہر دو نام رسالہ مذکور تاریخ فتح قلعہ ستارہ بر سے آید و قطعہ تاریخ ازان رسالہ کہ بطرز استنباط
 گفتہ است بنابر ترتیب ناظرین حوالہ قلم می شوند قطعہ تاریخ و عربی لما توجہ سلطان الانام
 الی رب السموات فی تائید اسلام بہ اقرہما منہ فی اصل خضرہ بہ بود یا قادر اقل حکام بہ نصاریں
 اقتراح الامم مفتوحا بہ حسنات من عبدا و اجناس نام بہ نظرت سے فی القات و می از بعدہ من
 لوق ایہامہ من طیر بہام بہ وجد تن لعام الفتح حینئذ بہ رقیما علی ستہ من در بہام بہ اللہ تلک
 ید یضار قدر رحمت بہ لناظرین فی اللہ سبحانہ و تعالیٰ من التاریخ الشاہد بہ عبدالجلیل

پیر

بتائیدات امام: ایضا بقاری جو شهر سام زیر شہر آسودہ پوزدیم نظم و شمارہ بتکلیف
 کفر شد مفتوح فی الحال بہ نتیجہ او عدد شد پارہ پارہ بہ رنگشان مشہر بتقاہام ہزار چار ہفت کرم
 شمارہ: بیچینہ بود شکل سال ہجری ۱۰۳۰ تا تاریخ تیسر شمارہ: بیچینہ تاریخ گفتنی اختر بیست ہشتاد و یک
 این آخکارہ: سید جلیل القدر مذکور الصد شب شبہ تاریخ بیست و سوم ربیع الآخر سال یازدہ
 صد و سی و ہشت ہجری در بلدہ شاہجہان آباد رحلت فرمودہ بمقام بلگرام بوطن خود ہونہ گردیدہ
 نور اللہ مقبولہ شہ غلام علی آزاد حسان اللہ در آیہ کریمہ للذین احسنوا الحسنی و زیادہ تاریخ فوتش یاقوتہ
 مولوی عبدالرحمن رامپوری خلف ملا محمد عمران رام پوری شاگرد اللہ خود بود و سال ہفتاد
 صد و نو و دو و ہجری ہنگ و کن رحلت کرد

شیخ عبدالرحمن دہلوی ابن سیف الدین بن سعد اشرف بن لکڑک الدہلوی بخاری کنیت او
 ابوالجہد بود یکی از اجدادش از بخارا آمدہ پہلی سکونت پذیر شد وی بر حمت اللہ علیہ ہماہ ہجرت سال
 نصد و پنجاہ ہشت ہجری ولادت یافتہ تاریخ ولادت او شیخ اولیا است و از ہر شہر کہ رحلت
 بطاعت حق و طلب علم بستہ قریب بلوغ اکثر علوم دینیہ فرا گرفت و بہر بیست و دو سالگی از فضائل
 و کمالات فراغ حاصل نمودہ قرآن شریف حفظ کرد با جملہ فقہیہ و محدث بقیہ اسلف و جمیع مختلف
 جامع علوم ظاہر و باطن بہ علم حدیث بہ محروسہ ہندوستان از و شیوع یافتہ و یرا قبولیت خدا داد
 حاصل بود کہ فرسہ از افراد دانش پردازان داد پسند با انکارش لب نکشادہ وی در عنوان شہاب
 محرمین شرفین متوجہ شدہ و در سنیہ دہان دیار یر الوار با علما و مشائخ وقت خصوصاً شیخ عبدالوہاب
 متقی خلیفہ و جانشین شیخ علی متقی صحبت داشتہ تکمیل فن حدیث را بدجا علی رسانید و بابرکات فراوان
 مراجعت بوطن مالوت فرمودہ بشر علوم و افتادہ خلاق خستغل گشت سے گویند کہ کھنیفانش
 خود و کلان از ہند متجا فزاند کہ فی زماننا باعث فخر علما و دستور العمل او شایان ہستند چون طسوع
 موزون داشت و شعر تخلص حتی منی کہ اشعارش بشمار ابیات تقریباً ہزار گنگ میرسد مرید سید
 سولی قادری بسلسلہ قادریہ بود و ماہ اکل یا شیخ احمد سرہندی مجدد الہت ثانی خلافتی داشت کہ اکثر
 پنج ہزار خیال خود بالآئدہ تصنیف پرداخت و فائز در سال یک ہزار و پنجاہ و ہجری در دہلی
 بظہر آمدہ ہر قدش بلبر و قطب صاحب بکنار عرض شمس ہستند و نیز کہ سہ تاریخ فوت او

منظر العلماء انتہا اندکھا نیزہ التسمیرۃ لمعات شرح عربی مشکوٰۃ بہ اشعۃ اللغات شرح فارسی
 مشکوٰۃ بہ شرح سفر السعادت بہ شرح فتوح اقصیٰ بہ مدارج النبوة بہ شرح سہما والرجال بخاری بہ
 اخبار الاخیار بہ جذب القلوب بہ زبدۃ الآثار بہ جامع البرکات بہ مرجع البحرین بہ زاد المتقین بہ فتح المنان
 فی مناقب النعمان بہ ما ثبت بالنسبہ علیہ سید المرسلین بہ چہل رسالہ
مولوی عبدالحق بنارسکی ابن مولوی فضل اللہ باشندہ تصبر بنو تہنی مصنف لکھنؤ متوطن
 بنارس کہ نسب سے بھضرت عثمان ابن عفان سے پیوند در دو سال دوازدہ صد و شش ہجری
 ولادت یافتہ چنانچہ از حفظ فضل رسول تاریخ ولادت برمی آید چون ادا یام صبی شوق حدیث خوانی
 مدول حق منزل اور عظیمہ بودند بنا بران رخت سفر برداشتہ کرمات بہ تجسس و تحقیق آن علم
 شریف بستہ بدہلی رفت و پیش مولانا عبدالقادر یا مولوی محمد اسمعیل شہید دہلوی ہم سبق گشت
 زان بعد بشہر صنعا ملک سن رسیدہ اوقاف حق محمد بن علی ن الشیوکانی سند قرآن و حدیث کہ تلیم آن
 افتخار اکابر فی اسناد الفقارست حاصل کردہ مشارایہ امثال واقران گردید گویند کوی ہفت
 حج بیت اللہ کردہ یکے از ان ہجری سید احمد ای بریلوی و مولوی محمد اسمعیل دہلوی بود و حج اخیر بمقام
 بیسی سال دوازدہ صد و ہشتاد و شش ہجری ہجرتا و سالگی رحلت فرمودہ در مسجد کبیرہ فون شد
 کہ از حفظ فضل رسول تاریخ فوت سے برمی آید ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء وی تاکر تقلید بود
 از تصانیف آوادرا فرید فی المنع عن تقلید شہرست و سواد الطریق تصنیف مولانا تاراب علی صاحب
 گمنوی از نام مولوی عبدالقادر سندی در ردیکین الدرافریدہ است مولوی جلال الدین احمد
 بنارسی مدرس اول گورنمنٹ کالج بنارس و مولوی حمید الدین احمد مدرس کلج مذکور انار شد تلافیہ و نہ
مولوی عبدالحق خیر آبادی شاگرد پد خود مولوی فضل حق خیر آبادی بعلوم عقلیہ سارکہ مثال
 خود بہ ہارہ رئیس رامپور معز زانہ بسری برد از تصانیف شان حاشیہ غلام کینی و تسمیل الکافیہ و شرح
 نہایت حکمتہ و جاہرہ عالیہ شرح میزبانہ امور عامہ مطبوع و شائع اند سلا لکند و لقاء
ملا عبدالحق سیالکوٹی علامہ زمان سرآمد قرآن خود شاگرد رشید مولانا کمال الدین کشمیری غلام شاہ
 حضرت علامہ ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد اہل تانی قدس سرہ بود و بھضرت مجدد عقیدت
 ماسخ داشت و حضرت مجدد اور آفتاب پنجاب میگفت در عمدہ جاگیر ابن کبر شاہ در سیالکوٹ مسکن خود

چ

بدرس علوم افادہ مہیا و ہر گاہ شاہ جہان ابن جہانگیر سرحد آرای سلطنت گردید وصیت سے
 بہ قدر دانی علما و فضلا اقطار عالم را گرفت ملا موصوف ہاستانہ سلطنت علیا رسیدہ بیافتنی انعام
 و اکرام مہابہات حاصل کرد شاہ جہان ملا را دو مرتبہ در ترازو با تکرہ بنجیدہ بدو بخشید کہ ہر مرتبہ
 شش ہزار روپیہ پوزنش برآمدند و علاوہ آن چند دیہات مرفوع اعلم اور اعطا فرمود ملا تمام عمر
 خود بدرس و تصانیف بسر بردہ مشہور است کہ یک لک روپیہ ماہواری از سلطان وقت بیافتن
 تا ریکہ تاریخ شانزدہم ربیع الاول سال ہزار و شصت و ہفت ہجری جان بحق تسلیم کردہ در سیالکوٹ
 مدفون شد مکملہ تصانیف او کتب ذیل مشہور اند: حاشیہ تفسیر بیضاوی بہ تکملہ حاشیہ عبید اللہ
 بر فوائد حنیانیہ بہ ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین بہ حاشیہ مقدمات اربعہ تلویح بہ حاشیہ مطول بہ
 حاشیہ شرح مواقع بہ حاشیہ شرح عقائد تفتازانی بہ حاشیہ شرح عقائد روانی بہ حاشیہ بحاشیہ خیالی
 حاشیہ شرح شمسیہ بہ حاشیہ شرح مطالع بہ الدلائلینہ فی اثبات الواجب تعالیٰ بہ حاشیہ برہوش
 شرح حکمۃ العین بہ حاشیہ برہوش ہدایۃ الحکمۃ سعیدی بہ حاشیہ برہوش مراح الارواح
 مولوی عبد الحکیم لکھنوی ابن مولوی عبد رب بن بحر العلوم مولانا عبد علی بن ملا نظام الدین بن
 قلیپ الدین سہالوی تکمیل کتب درسیہ مختصرات و متوسطات از والد خود مولوی عبد رب مولوی
 و ایم و مطولات از مولوی نور الحق مرحوم نمودہ شب و روز بدرس مصروف بود صلاح و تقوی
 شعار و آثار خود گردانیدہ بشب بیداری و یاد آئی می گذرانید و ہمگی ہمت خود بخدمت طلبہ علوم
 معطوت داشت و در نانندی بمسافران بعید الوطن مشارالہ بود الحق کہ ذات ستودہ صفاتش
 جامع ظاہر و باطن بود و بیعت از شاہ نجابت اللہ کریمی داشت عمر بطور در سال دوازده
 صد و شصت و چہار ہجری بہ لکنؤبرہ یاب صحتش شدہ بغایت خلیق و مسافر نوار یافت بست
 چہارم صفر روز پنجشنبہ سال دوازده صد و ہشتاد و ہشت ہجری جان بحق تسلیم نمودہ فقرہ وان
 الا علم موت العالم نادر تاریخ وفاتش یافتہ اند و عقب خود گذاشتہ یکی مولوی عبد کلیم دوم
 مولوی محمد نعیم ہر دو عالم و برجسادہ آباہی مستقیم اند شرح کافی بزبان فارسی بہ تفسیر بہرہ
 فارسی بہ ترجمہ فارسیہ دقائق الحقائق بہ حاشیہ شرح مسلم مولوی محمد اللہ شرح دائر الاصول اسے
 علم الاصول بہ شرح جلدین آخرین ہدایہ بہ شرح چہل کاف در فارسی بہ شرح رسالہ نظامیہ

ذبیحان و ضرور رسول مقبول صلعم بخورد و در علم معرفت به زبده الفوائد حاشیه تفسیر و بیان در شرح
بماتل الاکان به حاشیه بر حاشیه نماید بر شرح تندیب ملا جلال الدین و طانی به حاشیه بر حاشیه
کمالیه شرح عقائد جلالی به جدول معرفت فارسی به جدول الفوق فارسی از تصانیف رایقه او یادگار

انقدس الله روحه الاقدس

مولوی عبدالکلیم فرنگی محلی ابن مولوی امین الله بن مولوی محمد اکبر بن مفتی احمد ابوالرحمن

مفتی محمد یعقوب بن طاهر انور بن ملا محمد سعید بن ملا قطب الدین الشیخ السیالوسی بیازویم
شعبان سال دوازده صدوسی بونه بمقام کفوف متولد شده بعمره سالگی از حفظ قرآن مجید فراغت یافته

به تحصیل علوم در سیه کرامت بست و بخدمت والد ماجد خود مولوی محمد امین الله و مفتی ظهور الله
و مفتی محمد صفر و مولوی نعمت الله و مفتی محمد یوسف علمای فرنگی محلی بعمر شانزده سالگی از کتبات

علوم در سیه متداوله خاندان قطبیه شیبیه فراغ حاصل کرده دانشمند متبحر جامع علوم عقلی و نقلی
حدادی فنون فرعی و اصلی گشته و سواده آرای درس و افتاده گوید و بسال دوازده صد و شصت

هجری بشهر باندا مضاف بو تدبیل کشته رفیق رئیس آنجا اب و ذوالفقار بهادر که قدر دان علماء و فضلا
بود باغ از فاکلاش پیش آمده وی را مدرس مدرسه خود گردانید و مدتی بران کار نامور مانده بوطن خود

گشت و کاین آمده یکسال در وطن مالون متوقف شده بشهر جوینور قدم آورده حاجی امام بخش
مرحوم که یکم از رسای نو دولت آن شهر بود کمال قدر دانی پیش آمده بمدرسه امامیه حنفیه که خود

بانی آن مدرسه بود وی را مدرس مقرر کرد که عالمی از علم دینی همان بقعه بهره اندوز گشت و مانند
سال بدین منصب موزبوره بسال دوازده صد و هفتاد و شش هجری بوطن مراجعت کرده

دست بیعت بدست مولوی عبدالوالی قادری فرنگی محلی داده درس هفتاد و هفت هجری
بعده صدی دوازدهم بحیدرآباد دکن تشریف برده سید تریاب علی خان سالار جنگ مدارالعلماء آن

مرزوم که متصف باوصاف حمیده کاشمش بین النجوم بود وی را مدرس مدرسه نظامیه مقرر ساخت
مدین سفر بمقام بیوان که شاهزاده و کون قع است آن جریغ دو دمان قطبیه غربت کرده جامع الاوراق

فروع اعزاز بخشیده بود در الوقت مولوی عبدالرحمن خلف الصدق شان صغیر السن قطبی می خواند
بسال هفتاد و نهم بعد صدی دوازدهم هجری از حیدرآباد بحصول رخصت علامت زیارت حرمین

پیش

شریفین زادہما اللہ تشریفاً و تعظیماً شدہ مجددت علماء و مشائخ آن دیار پر انوار فائز گشتہ مستفید گردیدنا بجز
 بلکہ معظمہ از مولانا محمد جمال حقّی و از مولانا احمد بن زین دحلان شافعی اجازت و سند علم حدیث
 و دیگر علوم معقول و منقول حاصل کردہ در سن دوازده صد و ہشتاد و ہجری بزیارت طیبہ علی
 صاحبہا الصلوٰۃ والتحمیہ شرف اندوز شدہ از مولانا علی مدنی شیخ الدلائل سند و لائل الخیرات
 و از مولانا محمد بن محمد بن العرب الشافعی مدرس مسجد نبوی سند حدیث و تفسیر وغیرہ و از مولانا عبد
 ابن مولانا ابوسعید مجددی و ہلوی نزیل مدینہ منورہ اجازت حدیث و تفسیر وفقہ وغیرہ و
 از مولانا عبدالرشید بن مولانا احمد سعید مجددی و ہلوی سے اجازت تصیدہ بروہ و
 حزب البحر یافتہ بالامال از فیوض برکات مجاز در سن دوازده صد و ہشتاد و ہجری بہ حیدرآباد
 رفق مراجعت بخشیدہ بانصرام حکومت عدالت نظامیہ مشغول گشت پس ازان بہ ماہ جمادی الثانی
 سال ہشتاد و سوم بعد صدی دوازدم از ہجرت باستحصال خصیت بوطن مالوف شریف آوردہ از
 سنت نکاح خلف خود مولوی عبدالحی مرحوم فراغت یافتہ در سال ہشتاد و چہارم ماہ جمادی الثانی
 از لکھنؤ رخصت سفر حیدرآباد کردہ حقیقت سفر آخرتش توان گفت بہ نسبت دہ ماہ شعبان
 سال مذکور دان بلکہ رسیدہ بکار متعلقہ خود مصروف بود کہ ناگاہ عارضہ سل بدوق بہ ماہ صفر المظفر
 سن ہشتاد و پنجم بعد صدی دوازدم بمجہ لطیفش عارض شدہ بتاریخ بہست و نهم شعبان المعظم
 روز و شنبہ سال مذکور طائر روح پر فتوح آواز قفس عنصری پرواز نمودہ ہشاخسار جنان نشمن
 گرفت و حسب وصیت در باین قبر شاہ یوسف قادری کہ از کبار اولیائے دکن اند مدفون گشت
 شعرائے وقت قطعات عدیدہ متضمن تاریخ رحلتش بسبک نظم کشیدند از انجملہ مولوی عبدالرحمن
 صاحب گنجی انجمنین گفتہ **العالم والعارف باللہ تعالیٰ بہ قدر الی اللہ مجد و ثناء بہ الامت بعالم المتوسل**
 بیقین بہ قدر شرف اللہ بقصر و لقار بہ و دیگری ابن مصرعہ گفتہ **واقف راہ خدامولوی عبدالعلیم دور**
 لفظ قفرہ نیز تاریخ فوتش یافتہ اند **لصانیمہ الرایقہ التحقیقات المرضیہ حل حاشیہ میرزا ہدیر سالہ**
القول الاسلام حاشیہ شرح سلم ملاحسن کشف المکتوم فی حاشیہ بحر العلوم۔ القول محیط فیما تعلق
باجعل المؤلف والبیسط حل لعاقد فی شرح العقائد التعلیق الفاضل فی سئلہ الطر المتخلل
سعین الفاضلین فی روافع الطین۔ الايضاحات بمبحث المختلطات کشف الاشتباہ فی شرح

المسلم محمد رشید - البیان البجیب فی شرح ضابطۃ التہذیب - کاشف الظلمہ فی اقسام الحکمہ - العرفان
و منطق نظم الدرر فی سلک شوق القمر - التحلیہ شرح التسویہ مؤلفہ شیخ محب اللہ اکبر آبادی -
نور الایمان فی آثار حبیب الرحمن - برکات الحرمین - ایقاہ المصابیح فی صلوٰۃ التراويح - آلاء اللہ فی
تحقیق الدعاء - غایۃ الکلام فی بیان الحلال والحرام - خیر الکلام فی مسائل الصیام - القول الحسن
فیما يتعلق بالتوافل السنن - عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس والحریر - قرالاقار حاشیہ نور الایمان
حاشیہ لفیسی شرح موجزہ الآقوال لاربعہ - و دیگر کتب مثل حاشیہ ہدایہ و حاشیہ بدیع المیزان حاشیہ
حاشیہ قدیمیہ نام نامی مانند کما جلش و در سید عطر اللہ روحہ

مولوی عبد الحمید خان رام پوری ابن ملا غفران رام پوری از برادر خود ملا محمد عمران
و نیز مولوی ارشاد حسین رام پوری اکتساب علوم نمودہ بدس و افادہ طلبہ اشتغال دار لیسال
دوازده صد و نو و ہشت ہجری و قصبہ سندیلہ جیت لقای مولوی حافظ شوکت علی رئیس
سندیلہ قدم آور وہ بود سلم اللہ تعالیٰ

مولوی عبد الحمید بدایونی ابن مولوی محمد سعید بدایونی بسال یازده صد و پنجاہ و دو ہجری
ولادت یافتہ از مولوی محمد بسیب برادر کلان خود تحصیل علوم متداولہ نمودہ شرف بیعت از
حضرت شاہ سید آل احمد قادری مارہروی قدس سرہ حاصل ساختہ کامل و مکمل شدہ بسال
دوازده صد و سی و پنج ہجری رحلت فرمود روح اللہ روحہ

مولوی عبد الحمی دہلوی شاگرد امامد مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ الغزالی جملہ
معاونان نامی سید محمد مجاہد سہ بطنی بود در فقہ حنفی دستگاہی کامل داشت رسالہ کلل ایامی
و فتاویٰ متفرقہ از تالیف اوست تاریخ ہشتم شعبان روز یکشنبہ سال دوازده صد و چہل و
سہ ہجری بمعارضہ بواسیر رحلت فرمود

مولوی عبد الحمی فرنگی محلی ابن مولوی عبد کلیم ابن مولوی محمد امین از اولاد ماجا و ملا
قطب الدین سہالوی بود کنیت او ابو الحسنات است بمقام ہاندا دہشہ اخیرہ ذیقعدہ سال
شصت و چہارم از صدی سیزدہم ہجری ولادت یافتہ از مجموع سالگی بحفظ قرآن مجید مشغول شدہ
برہ سالگی ازان فارغ گشت و بمجامع مسجد جوہور اولاً امامت تراویح کردہ در یازدہ سالگی بخدمت

والد خود تحصیل علوم متعارفہ آغاز نموده بہفتہ سالگی فارغ شدہ باقاوہ طلبہ بجنب استاد
 سے پرداخت و کتب علم ریاضی از مولوی نعمت اللہ فرنگی محلی خال والد خود کا زمہرہ آن علم بود
 تحصیل کرده، او والد ماجدش ہنگامیکہ بحیدرآباد میرفت مولف اوراق بمقام ریوان از دیدارش
 سرور شدہ وی بدان حال کہ صغیر السن بود نکات طبع و وجودت حافظ از جہینش ہی در شہید
 و رحمتہ اللہ علیہ دو مرتبہ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً مشرف و مہارہی
 گشتہ اولاً بسال دوازده صد و ہفتاد و نہ ہجری بمعیت والد خود و ثانیاً در سال دوازده صد و
 نود و دو ہجری داز سید احمد دحلان شیخ الشافعیہ مکہ معظمہ اجازت جمیع ما حصل لہ من الشیوخ
 و مہجنین از والد خود یافتہ عالم از تعلیم و در شش فیضیاب گشت و بسے افاضل نامدار از سایہ
 دامن فیضانش برخاستند بالجملہ صاحب ترجمہ علیہ الرحمۃ کثیر الدرس و تصنیف بدان مرتبہ بود کہ
 صیت افاضہ و اشاعت علومش در حیات وی اکناف عالم بابر گرفت قریب بہ مجدیست رسید
 بست و نہم ربیع الاول سال چہارم صدی چہار و ہجرت یوم دوشنبہ وقت شب بعارضہ مصرع
 بمقام لکھنؤ این جہان بی بود را پدید و فرمود و ہما بخاند فون گردید جز دختر کی بقی نگذاشت آن صبیہ
 دو صد روپیہ ماہوار از نظام حیدرآبادی یا بد سید عبدلعلی شرفی تخلص تاریخ فوتش چنین گفتہ
 ہاے مولانا محمد عبدحی بہ شاد و در خلد از میان ما برنت بہ آستانش سجدہ گاہ خلق بودہ قبلہ ہندوستان
 برنت بہ گفت شرفی مصرع سال وفات بہ دای استاد زمان ما برنت ایضاً از مولوی
 محمد سعید عظیم آبادی حسرت تخلص کرد و رحلت جناب عبدالحی بہ فاضل لکھنوی فطین و ذکاوت
 گفت سال وفات او حسرت بہ شد فرنگی محل از علم ہی تخلصا بیٹھہ الرا بیٹھہ عمدۃ الرعایہ حاشیہ
 شرح دقایقہ مجموعہ مطب سال تمام بہ الفک المشرق فی الاعتلاع بالمہون بہ تزیینۃ الفکر فی سبۃ الذکر
 تحفۃ الطلبہ فی تحقیق مع الرقبہ بہ الرقبہ و التکمیل فی المجرح و التعدیل بہ القول الجازم فی
 سقوط الحد بنکاح المحارم بہ القع المفتی و السائل جمع متفرقات المسائل بہ الفک الدوار فی رویۃ
 اللال بالنار بہ القول المنشور فی ہلال خیر شہورہ الا فصاح عن شہادہ المرآة فی الاضلع
 تحفۃ البنات فی جماعۃ النساء بہ الکلام الجلیل فیما تعلق بالمندیل بہ الآجوبۃ القاصدہ للاسولۃ
 العشرۃ الکاملہ بہ التمسک بنقص الوضوء بالتعمق بہ خیر الخیر فی اذان خیر البشر بہ سباحتہ

انگریزی الجبر بالذکرۃ النافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير رفع السر عن كيفية ادخال الميت
 وتوجيه اے القبلة فی القبر طرب الامل فی تراجم الافاضل بترویح الجنان تشیح حکم شرب الدخان
 روح الاخوان عن محدثات آخر جمیع رمضان بحکام النفائس فی ادوار الاذکار فی لسان الفانس
 رجب الناس علی انکار اثر ابن عباس فی الاضداد فی حکم الاعتکات بحکام الکلام فیما يتعلق بالقرأة
 خلف الامام بن غیث النعمان بحکام المرفوع فی الاخبار الموضوعه بدافع الوسواس فی اثر ابن
 عباس رساله احکام غیبت اردو و نواید البیہ فی تراجم الخفیه بحکام الطلح فی اصنع لمشکلہ
 التبیان فی شرح المیزان بحکام کل درصرت - غیر الکلام فی تصحیح کلام الملوک ملوک الکلام
 ازالہ الجہد فی اعرب الحمد کمال محمد در نحو و ہدایۃ الوری اسے لواء الہدی تعلیق حاشیہ
 غلام علی بر حاشیہ زاہدیہ قطبیه بحکام مصباح الدجی فی لواء الہدی بحکام لواء الہدی بحکام
 علم الہدی بحکام المغلق فی تحقیق الجمول لطلح بحکام المتین فی تحریر البراہین بحکام العیر فی
 بحث المثناة بالکریۃ الافادۃ الخیترۃ فی بحث نسبتہ سبع عرض شعیرہ بحکام التعلیق العجیب بحکام
 حاشیہ الجلال علی التہذیب بحکام حاشیہ والد خود بر نفیسی بحکام المختارۃ شرح الرسالۃ العنصریہ
 و مناظرہ بحکام القول الاشرق فی الفتح عن المصحف بحکام رباب الریان عن شرب الدخان بحکام
 القنطرہ فی احکام البسمۃ بحکام المقال فیما يتعلق بالتعال در علم فقہ بحکام العارم یوفات مرجع العالم
 در ترجمہ والد خود و افادۃ الخیر فی الاستیاک بسواک الخیر مقدمۃ المدایہ بحکام ندیلہ المدایہ بحکام تحقیق
 العجیب فی التہذیب بحکام الاخبار فی احیاء شتہ سیدالابرار بحکام علی ان الاکثار فی التعبیر
 یس بدعتہ بحکام المہر و فی رد القول المنصور ہدایۃ المقدمین فی فتح المقدمین و غیر ان از
 تعلیقات متفرقہ بر کتب متعددہ و سینودہ کتب دیگر اند کہ صاحب ترجمہ در رسالہ نافع کبیر سالی
 انہما تحریر فرمودہ اسماء گرامی تلامذہ مولوی عبدالحی فرنگی علی کہ بعد تکمیل و فرغ بحصول
 سند ممتاز شدند مولوی عبدالعزیز ساکن بھیر ضلع اعظم گڑھ مولوے بدیع الزمان کنوی مولوی
 وحید الزمان کنوی مولوے محمد عبدالاحد آہادی مولوے سید مرتضی شیعہ ساکن نونا ربارہ
 ضلع فازی پور مولوے عبدالباری ساکن نگر نوسہ مولوے محمد حسین آہادی مولوی علی حیدر خان
 ساکن خالص پور پگنہ بلخ آباد مولوے ساکن علی کریم نجابے مولوے بشارت کریم

مولوی عبدالغفور سکندر رمضان پور مولوی عبدالغنی بہار سے مولوی ذرا حسین ساکن محلی الدین
 نگر معنات بہار مولوی ابوالحسن مرحوم تریہی مولوی عین القضاة حیدرآبادی مولوی
 عبدالعزیز فرنگی محلی مولوی نظام الدین فرنگی محلی مولوی عبدالرحمن ساکن صاحب گنج مولوی
 حافظ محمد شعیب ولایتی مولوی اکبر خان مرحوم ولایتی مولوی محمد اسحاق ساکن ایٹھے
 مولوی سلیمان ساکن پھلواری ضلع عظیم آباد مولوی عبدالقادر ولایتی مولوی سید امین نصیر آباد سے
 مولوی محمد ہارون نصیر آبادی مولوی ظہور الاسلام فتحپوری مولوی لطف الرحمن عظیم آباد سے
 مولوی مظاہر الحق عظیم آبادی مولوی محمد ابراہیم آلہ آبادی مولوی محمد تقی اعظم گڑھی مولوی محمد تیز کھنوی
 مولوی شیر محمد ولایتی مولوی آزاد خان مرحوم مولوی عبدالغنی بہاری مولوی محمد حسین آرو سے
 مولوی قادر بخش بہسراہی مولوی محمد حسین نصیر آبادی عرف صاحب میان مولوی سید محمد
 رسان کابلی مولوی عبد اللہ ساکن چاند پارہ ضلع اعظم گڑھ مولوی ابوالفضل محمد حفیظ اللہ ساکن بنڈیا
 ضلع اعظم گڑھ مولوی محمد عثمان ساکن چتارہ ضلع اعظم گڑھ مولوی انعام اللہ فرنگی محلی مولوی
 عبدالماجد بہاگل پوری مولوی قاسم یار ساکن کرا ضلع آلہ آباد مولوی سید اعجاز حسین ساکن ہوتی
 مولوی محمد عثمان ساکن کہنڈا ضلع اعظم گڑھ کڈائی کنز البرکات مصنفہ مولوی محمد حفیظ اللہ سابق
 الذکر سلمہ اللہ کہ سند علمی در سال اخیر صدی سیزدہم از مولوی عبدالحی مرحوم یافتہ اند۔
 مولوی عبدالرب فرنگی محلی سپر خرد مولانا عبدالعلی بحر العلوم از خرد ساسے ہمراہ والد خود در
 شاہ جہان پور و رام پور و بہار و مدراس ماند و مولانا کوشش بلخ در تعلیم و تدریس او نمود و کتب
 در سبب تمام و کمال باو تعلیم ساخت و شب و روز متکفل امور اومی بود با کلمہ مولانا او ساہا موال
 خطیر بغرض کتھا شدنش بوطن فرستاد و وہے بہ لکھنؤ آمدہ از نکاح خود فارغ گردید و زندگیش کہ از مدرس
 آوردہ بود ہمہ بہ فضولے و سر رفتی بر باد رفت کہ افلاسش رونمود بعد وفات مولانا بحر العلوم
 سے و برادر زادہ اش عبدالواحد مدرس رفتند چنانچہ تفصیل آن بذیل ترجمہ مولوی سے
 عبدالواحد خواہد آمد آخر کار ترک تدریس کردہ بیافتن دو صدر وہیہ از سرکار نواب مدراس
 و یک صدر مفتاد و پنج روہیہ از سرکار انگریز معاوضہ جاگیر راضی شدہ تدریس مولوی عبدالواحد
 سپردہ بہ لکھنؤ آمد و تا حیات خود علوہ مذکورہ توسط ریڈنٹ لکھنؤ سے یافت

کنائے الاغصان الاربعہ

مولوی عبدالرب دہلوی جامع معقول و منقول ماہر فروع و اصول کامل فنون علم و ادب حاوی اسرار لغت عرب کہ وعظ پر تاثیر شہرہ آفاق بود مسجد جامع بمقام سہارن پور بصرف زر کثیر تعمیر فرمودہ بہ ماہ محرم سال نهم صدی چہار ہجری بمقام دہلی رحلت فرمود طالب اللہ شاہ بیدل سہروردی تاریخ وفاتش چنین گفتہ قطعہ تاریخ جناب مولوی عبدالرب آن ہا کہ وقت و عطلوں می شد شکارش بہ ورین ماہ محرم جان بحق شدہ زبے رحمت کہ بارہ ہزارش بہ رقم زود سال رحلت

کلب بیدل بہ درود ایزدی باد اشارش

مولوی عبدالرزاق فرنگی محلی ابن مولوی جمال الدین احمد بن مولوی علاء الدین فرنگی محلی بسال دوازده صدوسی و ہفت ہجری متولد شدہ چون ہشت سال گشت پدرش مولوسے جمال الدین بہدرا س رفت وے بمقتضای فطرت تحصیل علوم اشتغال نمود در اوائل از مولوسے نور کریم دریا باوے کتب مختصرہ خواندہ بقیہ کتب بخدمت مفتی محمد صغری مفتی محمد یوسف فرنگی محلی تکمیل فرمود و کتب درسیہ حدیث و تفسیر بخدمت مولوی حسین احمد طبع آبادی گذرانیدہ و تمامی کتب حدیث از مرزا حسن علی محدث لکھنوی قرات نمودن آن بعد جملہ کتب حدیث از حضرت ملا محمد حسن مدنی قرات نمود کہ مولوی حسین احمد و مرزا حسن علی مع دیگر محدثین سماعش می فرمودند و کتب عقائد و سلوک و تصوف از مولوی عبدالوالی مرشد خود استفادہ نمودہ زبان بعد قرآن مجید در یکسال حفظ نمودہ بسال دوازده صد و پنجاہ و چہار ہجری فراغ کلی حاصل کرد و اجازت بیعت سلسلہ قادریہ و چشتیہ از مولوسے عبدالوالی دین پر خور یافتہ بعد وفات مرشد خود سلسلہ درس و تدریس منقطع فرمودہ اشتغال بیا حق شعار و آثار خود ساخت درس سیزدہ صد و ہفت ہجری در او اخر ماہ صفر انتقال فرمودہ در باغ مولوسے انوار صاحب مدفون شدند

مولوی سید عبدالرحمن لکھنوی امام متصوف بیعت و خلافت سلسلہ چشتیہ داشت و در مسجد پٹان واقع بلکہ لکھنوی مقیم بود و ہمدراختیار تاریخ ششم ذیقعدہ سن دوازده صد و پنجاہ و نہ ہجری وفات یافتہ در محسن مسی بدکور مدفون گردید روح اللہ روحہ و ایشان عالم و خادم سادات و قانع و متوکل و عزت نشین بودند و رسالہ کلمۃ الحق و رسالہ کاسرۃ الاسنان در توحید از تصانیف

عاشق

شان ہست و مولع و حریص سرود و غنا بسیار بودند

مولوی عبدالرحمن ساکن قصبہ ہمدوی ضلع مرزا پور عالم متقی و اعظما کرک الوطن کہ در مسجد نارگھاٹ واقع شہر مرزا پور متوکلا نہ بسر می برد در سال دو ازده صد و ہشتاد و پنج ہجری رحلت فرمود
مولانا عبد الرحیم دہلوی عمری نسب حنفی مذہب نقشبندی مشرب جامع فتون عقلی و نقلی حاوی علوم صلی و فرعی محدث بود از اخلاف امجاوش مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی و مولانا شاہ اہل اللہ دہلوی ہستند رخ این خانہ تمام آفتاب است و وازدہم صفر در سال یک ہزار و یک صدوی و یک ہجری وقت چاشت رحلت فرمود

مولوی عبد الرحیم صفی پوری ابن عبد الکریم صفی پوری دانشمند پتھر در علوم ادبیہ حنفی و ہنس داشت از تصانیف او شرح قصیدہ سبعہ سلقہ و غایۃ البتیمان فی علم اللسان در بیان قواعد صرفیہ و المسالک البسیہ فی القواعد النحویہ و ضرورۃ الادیب فی المونث السماعی و فتی اللارب فی کلام العرب ترجمہ قاموس در چہا جلد مشہور اند تاریخ و فائش معلوم نشد

مولانا عبد الرشید جونپوری ابن شیخ مصطفی ابن عبد حمید لقب و تمس الحق بود شمس تخلص مہرہ شاگرد شیخ فضل اللہ جونپوری و مرید پیر خود شیخ مصطفی مرید شیخ محمد مرید نظام الدین ایچوی قدس اللہ امرار ہم از اولیای کبار و علمای کرام بود و را اول حال بتدریس و افتادہ علوم شغل داشتی زان بعد ترک کردہ بمطالعہ کتب حقائق التفکر و در از اختلاط امر او اغنیاء خترازی داشت شاہ جہان بادشاہ اوصاف حمیدہ او شنیدہ مشتاق ملاقاتش گشت فرمان بدست دیکلی بطلب و فرستاد مولانا قبول نکرد و از گوشہ عزلت پاسب خود بیرون نہاد تصانیف مفیدہ دارد و بجملاً آن رشیدہ در مناظرہ و تراوہ السالکین شرح اسرار الخلوۃ و رسالہ محکوم مرطوط و حاشیہ شرح مختصر عضدی و حاشیہ فارسی بر کافیہ ابن حاجب و مقصود الطالبین و ماوراد و دین شرف فارسی مشہور اند و حادثہ وفاتش بیچین مشہور است کہ بعد فراغ سنت فجر چون در فرض آغاز کردہ وقت گفتن تحریمہ طائر و شش با شیان جنت بسال یک ہزار و ہشتاد و سہ ہجری بہواز نمود و اخلافتہ بمجوعۃ الجنان
مولوی محمد عبد السبحان ابن شیخ محمد محسن ساکن حمدا باونارہ فاضل علام حاجی بیت اللہ الحرام طبیب حاوی حاصل تران از ہر دسن شعور بصلاح و تقوی آراستہ بلکہ مولف اوراق میداند

کہ انبلوغ تا وقت اخیر صلوٰۃ فریضہ از قوت لشدہ باشد و جملہ علوم ظاہریہ و باطنیہ و خلافت ارشاد از مولوی محمد الدین احمد آلہ آبادی حاصل نمود تمام عمر شریعت بہ ہدایت و ارشاد و بدین علوم مشغول و استاد خود بسرمدہ مولوی عبدالحمید خلیف مولوی حمید حسین جوینی و مولوی محمد عبدالکافی برادرزادہ صاحب ترجمہ از شاگردان ایشان صاحب استعداد و ولیاقت موجودانند منجملہ کتب مصنفہ شان رسالہ اسرار الصلوٰۃ تصدقہ منظومہ حضرت اسمعیل ۴۔ قصہ منظومہ حضرت سلیمان ۴۔ التمدید فی وجوب التقلید۔ دلائل قاطعہ در تحقیق فرقہ ناجیہ غیرالمقالہ فی ازالۃ العجالیہ۔ مطبوع شدہ شائع اند آخر کار بر شصت و سہ سالگی تاریخ بست و یکم محرم الحرام یوم جمعہ سال یکہزار و سہ صد و سہ ہجری بمقام آلہ آباد از دار فانی بعالم جاودانی رخت زندگی پر بست و در گلاب باغی کہ مقبرہ اہالیان دائرہ شاہراہ حمل مرحوم است مدفون شد و عفر اللہ

علامہ عبد السلام لاہوری شاگرد میر فتح اللہ شیرازی نقیہ و مفسر بود از شاگردان وی علامہ عبد السلام ساکن نقیہ دیوبند معترف کتب مشہورہ است بر تفسیر بیضاوی حواشی برجستہ و امدت بسال یکہزار و سی و ہفت ہجری وفات یافتہ

قاضی عبد السلام بدایونی ابن عطاء الحق محدث و مفسر بود و تفسیر زاد الاخرۃ منظوم بہ زبان اردو قریب و ولکہ شعر بسال دو ہزار و چہل و چہار ہجری تصنیف کردہ از ناوالاخرۃ سال تالیفش برمی آید در سال دو ہزار و چہار و پنچ ہجری ازین جہان فانی بعالم جاودا نے شتافت نور اللہ مرقدہ

مولوی عبد السلام ساکن ہسوہ ابن سید شاہ ابوالقاسم نقشبندی ساکن نقیہ ہسوہ کہ متصل فتح پور است در سال دو ہزار و چہار ہجری ولادت یافتہ نام تاریخی اوسید راہض الحسن مردی متقی بود کہ از بہدین شعور و سعادت تقوی را و آثار خود کردہ بعد حفظ قرآن ابتدا اکثر کتب درسیہ از علم خود مولوی سراج الدین احمد خواندہ بعدہ از مولوی معین الدین کڑوی و مولوی محمد معین کھنوی وغیرہ تکمیل نمودہ و سند صحیح ستہ از مولانا شاہ عبدالغنی دہلوی گرفتہ در سال دو ہزار و چہار و شصت و یک ہجری فراغ علمی حاصل نمود و خدمت شاہ احمد سعید مجدد بیعت و خلافت سلسلہ نقشبندیہ یافتہ در سن دو ہزار و چہار و ہشتاد و دو ہجری مشرف

بچہ

بیچ اکبر و زیارت روضه منوره شد همدرا بخا از شیخ احمد و علان کی شافعی تکمیل حدیث نمود با فاده و افاق
 خلاق می پرداخت بعاریقه و نبل در ماه شوال سال دوازده صد و نود و نه هجری رحلت فرموده
 شیخ محمد علی طلیق تخلص ساکن قصبه نسو و در فقره نور الله تریبته تاریخ وفاتش یافت
 ملا عبدالشکور تیلو کشمیری از علمای نامدار صاحب درج و تقوی بود پیش از این به حیدرآباد
 و غیره علمای وقت تلمذ نموده بتدریس منقولات اشغال داشت آنگاه ریب عالمگیر بادشاه
 زر کثیر که جهت قوت علمای کشمیر فرستاده بود آنان چیزی قبول نکرده بسال سیزدهم از حد سے
 دوارد هم هجری رحلت فرمود ملا محمد شرف شاگرد استاد داد که او قصیده عربی در مرثیه او گفت

در آن قصیده ماده تاریخ وفاتش چنین یافتسرع لامات بوفاته علوما

قاضی عبدالصمد چڑیا کوٹی ابن قاضی ابوالحسن بن ملا محمد راه بن قاضی منصور عباسی طبعی عالم
 و ذہنی صافی داشت بعد تحصیل علوم از پدر سانش آموز برای حصول سند قضا که منصب مور و ستے
 او بود حکم پیر بزرگوار بدلی شافعه و در آنجا کججمع علماء و فضل و کمال اقتیاز یافته تا آنکه ارکان شاسہے
 ویرا در نفع و اصول و دیگر علوم منقول و معقول یگانہ دیدند و حکم محمد شاه فرماندای شاہجهان آباد
 بمنصب قضای برگنہ چڑیا کوٹ و دیگر مقامات پسندیدند مگر او رحمتہ اللہ علیہ قضای برگنہ خود کہ آبادی
 کرامش از عهد قدیم بران مامور بودند قبول فرمود و دیگر مقامات را بہ مستحقان قدیم ارزانی نمود و از بدلی
 بچڑیا کوٹ مراجعت کرد و در خوبی فصل خصوصیات و حسن تعلیم فنون درسیہ گنج نیکنامی بدست آورد
 یگانہ آفاق حافظ محمد اسحاق از تلامذہ اوست صاحب ترجمہ علیہ الرحمہ در سال ہفتاد و یکم از صدی
 دوازدهم ہجرت در گذشت قاضی منصف ماده تاریخ وفاتش یافت اند رحمتہ اللہ علیہ و علی سلافہ
 شیخ عبدالغفریز دہلوی ابن حسن بن طاہر جوپوری از مشاہیر مشائخ چشتیہ و از اکابر علمای
 صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم مظهر معرفت و محبت و بعلوم شریعت و طریقت و حقیقت عالم بود
 و بسامع و تواجد و وظیفہ داشت مرید پیر خود شیخ حسن بود ہوارہ معتکف بودی و کجا جہت روای
 خلاق کوشش بلیغ نمودی و در علوم ظاہریہ ہم کامل کمال بود و تفسیر عرأس و عوارف و نصوص حکم
 و شرفش بتلامذہ درس گفتی و صاحب تصانیف مشہورہ است از آنجملہ رسالہ عینیہ است کہ در تصانیف
 رسالہ غیرتہ شیخ امان پانی پی نوشتہ و بسیاری از رسائل فاضل و عدت وجود موافق کشف

اہباب شہود را بخاند کور شدہ ملا عبدالقادر بدایونی مؤلف منتخب التواریخ نیز از بعض کتب و رسائل تصوف استعمال و استفادہ نموده وی رحمۃ اللہ علیہ در جونپور بسال ہشت صد و نو و ہشت ہجری متولد شدہ بعمر یک و نیم سالگی ہمراہ والد خود بدہلی تشریف آوردہ تاریخ ششم جمادی الاخری سن نہصد و ہفتاد و پنج ہجری شہباز و حش باوج بقا پر و از نمود قطب طریقت مانند مادہ تاریخ نوشتہ یافتہ اند چون مشارالیه در تصانیف و مکاتیب خود را ذرہ ناچیز عبد العزیز می نوشتہ اند ذرہ ناچیز تواریخ رحلتش یافتہ سے شود

مولانا عبد العزیز دہلوی ابن مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی در سال یازدہ صد و پنجاہ و نہ ہجری ولادت یافتہ وہ غلام حلیم اکرم تاریخی موسوم گشت و بعمر یازدہ سالگی خدمت والد ماجد خود از تحصیل علوم عقلیہ و نقلیہ و تکمیل کمالات خفیہ و جلیہ فارغ شدہ بعد ہم بزرگوار شکی لاریکہ درس دارشاد گریوید باجملہ وی جامع علوم ہلکاتی از آیات الہی بود ہر آنچه در تو صیغش خامہ و زبان ہر از دشتی است از خرداری و اندکی است از بسیاری رسالہ سرالشہادتین و لیستان حدیثین و خطہ اثنا عشریہ و مجالہ نافعہ و فتح العزیز تفسیر سورہ بقرہ دوبارہ اخیر قرآن مجید از تصانیف شہیرہ و نہ ہفتم شوال سال دوازده صدوسی و نہ ہجری الدین جہان بے بنیان بعالم جاودان رحلت فرمود شاعرے تاریخ نوشتہ چنین گفتہ ہے سر و پا گشتہ انداز دست بیداد اجل و عقل و دین لطف و کرم فضل و بہتر علم و عمل

ملا عبد العزیز بکر العلوم لکھنوی ابن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی دسا و آخر عمر پورہ جو و آمدہ بعمر ہفتدہ سالگی از جملہ کتب درسیہ و علوم متعارفہ خدمت پدر بزرگوار فرارغ حاصل نموده بعدہ پدرش بہمان سال رحال فرمود بعد وفات پدر بمطالعہ کتب معقول و منقول مشغول گشت و مطالب عامضہ خدمت ملا مال الدین کہ تلمیذ خاص پدرش بود پیش می کرد و اوائل حال صاحب ترجمہ علیہ الرحمۃ ماساخہ عظیم بطنش لکھنوی پیش آمدہ کہ بدان سبب روانہ شاہجہان پور گشت حافظ الملک حافظ رحمت خان بدیشی آن شہر قدش از نعمتات شمرودہ باغرا از او اکرام تمام پیش آمدہ و جہ معقول برای مصارفت و سے مقر ساخت تا حیات حافظ الملک بعد از بجا بقیم بودہ بتدریس طلبہ اشتغال و ہشت بعد گشتہ شدن حافظ الملک مرحوم نواب

تذکرہ علماء ہند

فیض اللہ خان رئیس رامپور طای موصوف برابر رامپور برودرا بنجانیزہ تعلیم و تدریس مشغول بود
لیکن بوجہ قلت کفالت مولانا برخواستہ خاطر می بود کہ درین اثنا نشی صدرالدین بہاری وسے را
برای تدریس مدرسہ خود کہ در بہار بنا نمادہ بود خرج معتد بہ فرستادہ طلبید چنانچہ ملا عبد العلی
اورامپور جانب بہار روانہ شدہ در اثنای راہ از رای بریلی ملا از ہارا الحق را کہ در انجا مقیم بود ہمراہ
خود بہ بہار بردنشی صدرالدین باغ از واکرام پیش آمدہ چہار صدر و پیمہ ماہوار برای ذات خصال
مولانا ویک صدر و پیمہ ماہوار برای ملا از ہارا الحق علاوہ مصارف طلبہ مقصد رکردہ و او
مدتے در انجا ولق افروز رسا و تدریس مانند چندی مقرر بان وقت در میان وسے و
نشی صدرالدین رنجشی پیدا کردند انجا ہم برخواستہ خاطر گردید این خبر بہ نواب والا جاہ محمد علی خان
رئیس کرناٹک وغیرہ رسید محلی بطلب مولانا مع خرج بخدمت فرستاد کہ مولانا روانہ مدرس
شد چون انجا رسید نواب موصوف مع عزیزان نامیلین استقبالش نمودہ باغ از تمام بہ محل خود
برود مدرسہ کلان بنا نمودہ مولانا در ان مدرسہ بتدریس طلبہ مشغول گشت و از سرکار نواب
موصوف بحر العلوم خطاب یافت بعد وفات نواب محمد علی خان پسرش مجدد الامرا و بعد از عظیم الدولہ
نیرہ محمد علی خان بر مسند ریاست نشستند و مگر مولانا بہشتاد و سہ سالگی رسیدہ بعوارض جسمانی
بتلا گشتہ و از وہم رجب سال دوازده صدوسی و پنج ہجری رحلت فرمودہ در مداس
مدفون گشت بجایش مولوی علاء الدین کہ شاگرد و دامادش بود مقرر گردید تصانیف الشیخہ
ارکان اربعہ در اصول فقہ و حاشیہ بر میرزا ہد رسالہ و حاشیہ زایدیہ بر شرح تہذیب
جلالیہ و حاشیہ تلافی بر حاشیہ تابدیہ امور عامہ جدیدہ و قدیمیہ و شرح سلم مع حاشیہ منہیہ و مجالہ نامہ
مع منہیہ و قولح از موت شرح مسلم الثبوت و تکملہ بر شرح ملا نظام الدین بر تحریر ابن ہمام و تنویر
الابصار شرح فارسی منار و حاشیہ بر شرح صدرای شیرازی و شرح ثنوی مولانا رام و
شرح فقہ اکبر و ہیاتہ الصرف و رسالہ در احوال قیامت و رسالہ توحید وغیرہ

مولوی عبد العلی فرنکی محلی بابو تاپ شہرت داشت پسر چہارم مولوی عبد الجبار بن
مولوی محمد تاج ابن مولوی عبد العلی بحر العلوم است بعد حفظ قرآن مجید جملہ کتب درسیہ تحصیل کردہ
فانکہ فرائغ خواند صاحب استعداد و مرید مولوی عبدالوالی فرنکی محلی بود درس سے ماوراء

میں شباب بجا رخصت و وق بتلاشہ بتاریخ دوم جمادی الاول سال دوازدہ صد و نود و دو
ہجری الاولیہ لکھنؤ وفات یافت رحمہ اللہ

مولوی حافظ عبد علی نگرانی در سال دوازدہ صد و سی و دو ہجری بہ قصبہ نگر امام

مضافات لکھنؤ متولد شدہ در اوائل کتب مروجہ و رسبہ از خال خود مولوی حافظ علی نگرانی
تخصیل کردہ پس ازان بہ لکھنؤ رفتہ از چند علمائے وقت استفیہ شدہ فاتحہ فارغ علمی پیش مولوی
انور علی لکھنوی خواند و بہارت جملہ علوم ظاہرہ از حافظ علی نگرانی سابق الذکر عن مرزا حسن علی محدث
لکھنوی عن مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی یافتہ مرید قاضی سید عبدالکریم ہریلیوی بود و از شاہ گلزار
کشتوی خلیفہ قاضی محمود تلقین و اجازت جملہ خاندانہای طریقت حاصل کردہ آسامی کتب
مولفہ صاحب ترجمہ نیست تفسیر آیات الاحکام رد المبتدعین تحقیق الامور فی الفاتحہ والتذویر
التحریر فی المزامیر السکین المسلمون علی من انکر کون مسیح الرقبہ من سنتہ الرسول تحقیق فی المولد و
القیام تورالایمان فی تائید مذہب النعمان - آیہ الیقوت اللطیفہ فی تائید مذہب ابی حنیفہ
رسالہ وریاب حافظ شیعہ - ہدایہ الانام الی شریکۃ المسلیح العظامہ رسالہ تقریر حق - رسالہ مولد شریک
مسودہ و اوراق در سن دوازدہ صد و شصت و چہار ہجری بمقام لکھنؤ بہ خدمت صاحب ترجمہ
شرف شد ہجری خلق و منکرہ النفس یافت خدائیش بیامرز و واقع شب بست و ہشتم ماہ شوال
سال ہزار و دو صد و نود و شش ہجری رحلت فرمودہ نگر امام مدفون گشت انا قند و انا الیہ راجعون
نگر امام بنون مفتوح و کاف فارسی ساکن در ای مہلہ مفتوحہ و العت و ہم موقوف -

مولوی عبد علی خان بلام پوری ابن سلا محمد عمران بن علا محمد غفران بلام پوری شرف

تلمذ خدمت جہاد مجہ خود یافتہ حافظ و قاسی بود در سن دوازدہ صد و نود و ہفت ہجری رحلت فرمود
مولوی عبد علی قنوجی ابن مولوی علی ہفر قنوجی شاگرد برادر خود مولوی رستم علی قنوجی عالم علوم
عقلیہ و نقلیہ بود حاشیہ شرح سنار در اصول فقہ از تصانیف اوست بموضع بندگی متصل کوڑا
جہان آباد ضلع فتح پور مسوہ رحلت فرمود سال فوتش معلوم نہ شد

مولوی عبد علی سلام آبادی ابن منت علی از شرفای اہل اسلام بکام بہت برہنہ و شہور

دوازدہ صد و شصت و دو ہجری ولادت یافتہ کتب درسیہ فارسیہ پیش سائندہ وقت گذرانیدہ پھر

بجای

چہارہ سالگی میزان الحرف آغاز کردہ مدت نہ ماہ اور س مجروح صرف و نحو فارغ شدہ بکلکۃ ششماشت
 و ہر سہ سرکارانگریزی سمور شدہ طرح اکتساب علوم انداخت و ہر سالی از جامعہ مجامعتی ترقی می شد
 و اساتذہ ہر جماعت برو شفقہما ارزانی داشتند تا بزجمع مآلمان خود گوی سبقت می رہود و بیافتن النعمان
 سپاہی می گشت دورا شتای تحصیل علوم متداولہ اہل اسلام بزبان انگریزی ہم مہارت معتد بہ پیدا
 کرد و ہمدلان مدرسہ بمنصب مدرس زبان فارسی مقرر شد الحال عربی پروفیسر مدرسہ ہوگی است
 سلمہ اللہ تعالیٰ کتاب محیۃ الاعمال و مرآة الاحوال مصنفہ او مشتی است از خرواری و طریقت از طومارے
 اسلام آبا و نام چاکام مضاف ممالک بنگال است

ملا عبد الغفور لاہوری لقب اوضی الدین از عمدہ ترین تلامذہ مولانا عبد الرحمن جاسے
 قدس سرہ السامی بود حاشیہ فائدہ ضیائیہ بہ ستانت تمام نوشته کہ تکلمان ملا عبد الحکیم سیالکونی نمودہ است
 در سن نصد و دوازده ہجری جان بجان آفرین سپہر مطالب اللہ شراہ -

شیخ عبد الغفور اعظم پوری از علما مشاہیر وقت مرید شاہ عبد القدوس حشتی صاحب
 کمالات صوری و معنوی بود در متابعت حضرت ختمی پناہ صلعم توفیقی رفیق داشت اکثر اوقات
 درس علوم دینیہ فرمودی بحسن صورت و خوبی سیرت سرآمد اہل زمان بود مرید گرفتاری خلایق و عطف
 و نصیحت فرمودی در تصوف رسائل متعدده نوشته چون عمرش بیدایرہ ابتداء الثمانین عتقاد اللہ
 قدم نهاد بسال نصد و ہشتاد و پنج ہجری بدر البقار حلت فرمودہ با اعظم پور بدفون گشت اعظم اللہ
 شانہ اعظم پور قصبہ ایست از توالج سنبھل

شیخ عبد الغنی بدایونی از علمائے صوفیہ قدس اللہ اسرارہم در ترک دنیا او ہم وقت دو تخریب
 شبلی روزگار بود با دائل کہ طلب علم در بدایون میکرد حال برو غالب می آمد و حیاتا تا یکپاس کم و بیش
 در عین سبق خوانی از شنیدن نغمہ بے شعوری ماند با بجلہ بنا بر بعضی علایق کہ سربراہ طالبان آگاہ میگردد
 در راہ خدا کہ رہزنانندہ آن راہ زمان ہمین زمانندہ در طلب کفایت بدہلی رفت و بہاڑ است
 تمارخان حاکم آنجا کہ در لباس اہل جاہ اناہل شد بود رسید و ارادت بشیخ عبد العزیز دہلوی آورد
 و تحصیل تمام کتب متعارفہ و متداولہ در خدمتش نمود و سالہا درس گفت بیکبارہ جزیرہ عنایت
 ازلی گریبانگیر شد و از ہمہ اشتغال برآمدہ چند گاہ در خانقاہ شیخ خود در سلک درویشان

مباحث انتظام یافتہ بہ مجاہدت و ریاضت اشتغال گرفتہ بعد از تحصیل کمال بیرون آبادانے
بجانب قدسگاہ حضرت رسالت پناہ صلعم در مسجدی کہ مشہور بسجد خان جہان بہت سکونت و وزیدہ
پیوستہ ہائیکاف سے گذرانید و بانگہ عیال بسیار داشت راہ سلوک را بقدم توکل می سپرد چون درس
یکزار و سہ ہجری خانخانان بخدمت رسیدہ التماس نصیحتی نمود فرمود کہ اتباع سنت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لازم گیر

مولوی عبدالغنی دہلوی ابن ابوسعید العمری ماہ شعبان سال دوازده صدوسی و پنج
ہجری در دہلی متولد شدہ اولاً حفظ قرآن مجید نمود بعد از والد خود مولوی شاہ ابوسعید و مولوسے
مخصوص اللہ ابن مولانا رفیع الدین دہلوی و مولوی محمد اسحاق دخترزادہ مولانا عبدالعزیز و شیخ
محمد عابد سندی و شیخ ابوزاہد اسمعیل رومی اخذ علوم کردہ بہ درس حدیث مشغول گشت مرید و خلیفہ
والد خود و وزیدے بر سنن ابن ماجہ تالیف نمودہ نامش از نجاح الحاجتہ است علاوہ آن دیگر مؤلفات
دار و بعد بغاوت و تسلط انگریزان بدہلی بکہ معظمہ رفتہ و از آنجا بہ مدینہ منورہ رخت اقامت انداخت
بمدان بقعہ تبرکہ ماہ محرم سال دوازده صد و نود و شش ہجری رحلت فرمود قطع تاریخ وفات

شاہ عبدالغنی و چند زبان بخاندان علم و عرف با شدہ سال نقل سننیم از ہاتف بہترین محدثین ای آہ
مولوی سید عبدالفتاح گلشن آبادی ابن سید عبدالقدوس حسینی اصلوات نقویہ ساکن
گلشن آباد و عرت ناسک عالم با عمل فاضل اجل بخدمات موالی وقت مثل سید میان سورتی و مولوی
شاہ عالم ساکن برودہ و مولوی بشارت اللہ کابلی و ملا عبدالقیوم کابلی مفتی عبدالقادر تھادی
خلیل الرحمن ساکن مصطفی آباد و عرف بامیور مولوی و مولوی فضل رسول بنایونی و مولوی محمد اکبر
کشمیری و معلم ابوالہجیم با غلطہ تحصیل علوم متعارفہ و متداولہ نمودہ درس دوازده صد و شصت
و چہار ہجری بعد امتحان سند یافتہ در سال دوازده صد و ہفتاد و یک ہجری بہ منصب افتا
عدالت ضلع خاندیس ممتاز گشت و در سال دوازده صد و ہشتاد و چہار ہجری بہ
افغانستان واقع بندر ممبئی مدرس عربی و فارسی شدہ اکنون از سرکار انگلیشیہ پیشن یافتہ بوطن
مالوفت خود مقیم اند و نیز از سرکار سابق الذکر بہ خطاب جسٹس آف پیس و خان بہادر معزز
دہلوی بہت مدام مدرس و مولف و تالیف کتب مفیدہ اوقات عزیزش بسرے برودہ

سلمان اللہ تعالیٰ مولوی سید نظام الدین و شیخ قطب الدین و قاضی سید بچو میاں خاندانی تاملانہ و
 ویرا دو فرزند ارجمند ہستند مولوی سید امام الدین احمد و سید سرورج الدین محمد رقا ہما اللہ مدارج العلوم
تصانیفہ الاثنیۃ - تحفہ محمدیہ فی ردوہابیہ تاریخ الحق جامع الفتاویٰ در چہار جلد مخزنہ العلوم
 جلد فارسی آموز و حصہ - تشریح الحروف فارسی خزینہ دانش کلید دانش فارسی کلید دانش مستند
 اشرف القوانين مصادر الافعال - جامع الاسماء تعلیم اللسان - تحفہ المقال - اشرف الانشا
 جغرافیہ عالم - باقیات الصحاحات - دیوان اشرف الاشعار - رحمتہ للعالمین - تاریخ روم
 تاریخ اولیا وغیرہ

مولوی شاہ عبدالقادر بدایونی ابن مولوی شاہ معین الحق فضل رسول بدایونی ولادت
 شان در ہفتہم رجب سال دوازده صد و پنجاہ و سہ ہجری علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام وقوع
 یافتہ منظر حق نام تاریخی و لیسیت اللہ ابعدا کاسمہ الشریف اکثر کتب درسیہ پیش مولوی نور احمد بدایونی
 و بعض کتب ہجرت شرح سلم العلوم و شرح اشارات و محاکمات وغیرہ خدمت مولانا فضل حق خیر آباد
 گذرانندہ مشارالہ بین الاقران گشت و بشرف بیعت و خلافت انوالہ خود سعادت اندوز گردید
 وہایما یوالدہ خود ہنگام زیارت حسین شریفین زادہما اللہ تشریفاً بخدمت شیخ الفقہاء و المحققین مولانا
 شیخ جمال عمر کی اخذ حدیث فرمودہ بافادہ علوم دینی و تالیف کتب دینیہ سے پردا زند
 رسالہ حسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام بزبان عربی و رسالہ سیف الاسلام نلسول علی المنلح
 بعمل المولد والقیام بزبان فارسی و رسالہ حقیقۃ الشفاعۃ علی اہل السنۃ و الجماعہ و شفاعۃ المسائل
 بتحقیق المسائل مشتمل بر جواب دو صد سوال و دفعہ و عقاید و دیوان عربی و نعت شریف نبوی
 صلعم کہ در اثنای راہ سفر مدینہ طیبہ مشتمل بر ذکر آثار خیر الامصار مستوح خاطر خاطر شدہ از تصانیف
 شان مرغوب اہل العلم اندا سوای مذکورہ صدر دیگر کتب در رسائل زہد تالیف اندا اللہ تمہا با تحفہ
 الغرض ذات جامع البرکات حضرت سابق الصفات از عقنات توان شمر و اللہ زد سے معالیہ
 و بارک فی ایامہ ولیالیہ خصوصاً امدادیکہ و تالیف این کتاب بہ پندہ ان از اجتناب رسیدا و ای شکر
 آن بقول شخصی **سہ اگر ہر سوی تن گردن با ہم با و ای شکر او کی می تو اتم بہ تا گزیریدین نقرہ دوام**
 حکم کلام می نمایم عمر اللہ الوقت بحیاتہ و افاض علیہ سبحان سیاتہ